بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ　　　وعلی آلک واصحبک یاحبیب اللہ

دار الافتاء اہلسنت

مکتبۃ المدینہ، گنج بخش مارکیٹ، مرکز الاولیاء، داتا دربار لاہور پاکستان

ریفرنس نمبر: Lar6341　　　تاریخ: 08-05-2017

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایک شخص جو اپنے آپ کو پیر فقیر کہتا ہے وہ درج ذیل دعوے کرتا ہے:

(1) یوٹیوب پر ایک ویڈیو میں کہتا ہے: (ایک محفل میں وہ آیا تو کہنے لگا): میں یہاں بیان کرنے آیا تو بارش کا موسم بن گیا میرے مریدین نے مجھ سے کہا کہ پروگرام کینسل کر دیں۔ میں نے کہا کہ: ٹھہرو میں میکائیل سے کہتا ہوں کہ یہاں سے بادل ہٹاؤ، ہمیں بارش کی ضرورت نہیں ہے ہم نے یہاں تقریر یا بیان یا محفل کرنی ہے اگر تم نے میری بات نہ مانی تو سامنے جبرائیل کھڑے ہیں ان کو بلوا کے تمہارے کان کھینچواؤں گا۔

(2) اللہ تعالی نے حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل کو میر او زیر بنا دیا ہے اور کہا ہے کہ تمہارا بادشاہ زمین پر بیٹھا ہے۔

اس کی ایک کتاب کے تیس سے زیادہ ایڈیشن جاری ہو چکے ہیں، اس میں اس کے دعوے مندرجہ ذیل ہیں:

(3) اللہ جل شانہ خالق کل بھی ہے اور مالک کل بھی۔ خالق کل اس طرح کہ **اپنی ہی ذات کے نور (نور اول) سے ایک حصہ نکالا** اور اسے اپنی ذات کی معرفت و پہچان کا وسیلہ بنانے کے لئے نور محمدی (ذات محمدی، روح محمدی صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام دیا۔ اور پھر اسی نور سے تمام کائنات کو تخلیق فرمایا۔ (ص42)

(4) یہ شخص خود اللہ تعالی سے ہم کلام ہونے کا مدعی ہے جس کا اس نے اپنی کتاب میں کئی مقامات پر تذکرہ کیا ہے۔ ایک جگہ لکھتا ہے:

''ایک دن پھر ایسے ہوا بارش کے لیے لوگ دعائیں مانگ رہے تھے، اسی دوران اللہ جل شانہ کا فرمان ہوا: ''تمہیں گرمی محسوس ہو گی ہم بارش کر کے موسم ٹھنڈا کر دیتے ہیں'' میں نے عرض کی: اے میرے مالک! آپ کے دوسرے اولیاء کرام بارش کی دعائیں کرتے ہیں، نمازی مولوی حضرات اتنی مخلوق بارش کے لیے عرض کر رہی ہے، کیا آپ صرف اپنے اس فقیر کے لیے موسم ٹھنڈا کر رہے ہیں اور بارش کا حکم ارشاد فرما رہے ہیں حالانکہ اس فقیر نے آپ کی بارگاہ اقدس میں بارش کے لیے دعا بھی نہیں کی۔ میرے مالک نے ارشاد فرمایا: محبوب ایسا ہی ہوتا ہے، محبوبیت اسے ہی کہتے ہیں۔'' (ص171)

ایک جگہ لکھا ہے: ''پھر وہ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا آپ کو ''روح العالمین'' کا لقب بھی عطا ہوا ہے تو میں کہتا ہوں کہ ہاں مجھے ''روح العالمین'' کا لقب عطا ہو چکا ہے۔ اور پھر سوچتا ہوں کہ جیسے حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام ''روح اللہ'' ہیں۔ اللہ جل شانہ نے یہ لقب ان کی وراثت سے عطا فرمایا ہے۔ اسی طرح سیدنا حضرت موسی علیہ السلام ''کلیم اللہ'' ہیں کہ اللہ تعالی اپنے اس فقیر سے کلام فرماتا ہے۔ یہ عطا آپ کی وراثت سے ہے۔'' (ص174)

(5) اللہ جل شانہ کا فرمان ہوا: تم ہمارے محبوب (تو پہلے ہی سے) ہو اور اب حبیب بھی'' (171)

(6) ایک مرتبہ اللہ عزوجل نے فرمایا: جو تمہیں کسی وجہ سے ڈرائے یا دھمکائے اس کے تمام اعمال ضائع ہوئے اور وہ ہمارے غضب میں ہے (244)

(7) نیز یہ شخص مختلف مذاہب و مسالک والوں کے ساتھ میل جول رکھتا ہے۔ بین المذاہب والمسالک ہم آہنگی کرنے کا خواہاں ہے اسی وجہ سے دوسرے مذاہب والوں کے ساتھ اتحاد کرنے کے لیے ایک اسٹیج پر ہاتھ میں ہاتھ ملا کر اتحاد ظاہر کرتا ہے۔

(8)اس کی بیعت سے متعلق بھی آگاہ فرمائیں؟ سائل: تنویر احمد (بادامی باغ، لاہور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

(1)حضرت سیدنا میکائیل علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق یہ کہنا کہ:''یہاں سے بادل ہٹاؤ۔۔۔اگر تم نے میری بات نہ مانی تو سامنے جبرائیل کھڑے ہیں ان کو بلوا کے تمہارے کان کھینچواؤں گا۔'' اس جملے میں حضرت سیدنا میکائیل علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام جو رسل ملائکہ میں سے ہیں انکی توہین ہے یہی وجہ ہے کہ کسی معظم ومکرم شخصیت کو ایسا جملہ کوئی نہیں کہتا اور کہے تو اس کی توہین قرار پاتا ہے۔اور فرشتے کی توہین کفر ہے چنانچہ مجمع الانھر میں ہے ''یکفر بتعییبہ ملکا من الملائکۃ أو بالاستخفاف بہ''ترجمہ:کسی فرشتے کو عیب لگانے یا توہین کرنے والے کی تکفیر کی جائے گی۔ (مجمع الانھر، کتاب السیر، الفاظ الکفر انواع، ج1، ص692، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

بہار شریعت میں ہے''جبرئیل یا میکائیل یا کسی فرشتہ کو جو شخص عیب لگائے یا توہین کرے کافر ہے۔''

(بہار شریعت، ج2، حصہ 9، ص464، مکتبۃ المدینہ)

حضرت علامہ مولانا مفتی شریف الحق امجدی صاحب علیہ الرحمۃ سے ایک شخص کے متعلق سوال ہوا جس نے حضرت جبرئیل اور حضرت اسرافیل علی نبینا وعلیہما الصلوۃ والسلام کے بارے یہ کہا تھا کہ:میرے خوف سے وہ بھی تھراتے ہیں جب تک میں ہوں وہ صور نہیں پھونک سکتے۔اس کے جواب میں فرمایا:پہلے جملے میں دونوں فرشتوں علی نبینا وعلیہما الصلوۃ کی شان میں توہین اور گستاخی ہے اور ملائکہ علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام کی شان میں ادنی گستاخی بھی کفر ہے۔۔۔اور دوسرے جملے میں ''ان الحکم الاللہ'' کے خلاف اپنا حکم جاری کرنا ہے اور حکم خدا کے بالمقابل اپنا حکم جاری کرنا حکم خدا کا انکار ہے جو کفر ہے۔ (فتاوی شارح بخاری، ج1، ص662، مکتبہ برکات المدینہ، کراچی)

(2)اور اس شخص کا یہ کہنا کہ:''اللہ تعالی نے حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل کو میرا وزیر بنا دیا ہے اور کہا ہے کہ تمہارا بادشاہ زمین پر بیٹھا ہے۔''یہ اللہ تعالی پر افتراء کرنا، جھوٹ باندھنا ہے۔کیونکہ بادشاہ وزیر سے افضل ہوتا ہے تو حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل علی نبینا وعلیہما الصلوۃ والسلام کو اس شخص کا وزیر کہنا اسے ان سے افضل کہنا ہے جو کہ جھوٹ ہے اور اللہ تعالی جھوٹ سے پاک ہے۔مشکوۃ شریف میں ترمذی شریف کے حوالے سے حدیث پاک ہے جس کا ایک حصہ یوں ہے ''فأما وزیراي من أھل السماء فجبریل ومیکائیل''ترجمہ:پس رہے میرے آسمان کے دو وزیر تو وہ جبریل اور میکائیل ہیں۔

اس کے تحت علامہ طیبی علیہ الرحمۃ شرح میں تحریر فرماتے ہیں:''فیہ دلالۃ ظاھرۃ علی فضلہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ علی جبریل ومیکائیل.''ترجمہ:اس میں واضح دلیل ہے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے جبریل ومکائیل سے افضل ہونے پر۔

(شرح مشکوۃ للطیبی مع مشکوۃ، ج12، ص3871، نزار مصطفی الباز، الریاض)

البحر الرائق میں ہے''الأمۃ اجتمعت علی أن الأنبیاء علیھم السلام أفضل الخلیقۃ ونبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم-أفضلھم واتفقوا علی أن أفضل الخلائق بعد الأنبیاء جبریل ومیکائیل وإسرافیل وعزرائیل وحملۃ العرش والروحانیون ورضوان ومالک''ترجمہ:امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام تمام مخلوق سے افضل ہیں۔اور ہمارے نبی حضرت

محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم تمام نبیوں علیہم الصلوۃ والسلام سے افضل ہیں۔ اورامت کا اس پر اتفاق ہے کہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے بعد ساری مخلوق سے افضل حضرات جبریل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل، عرش اٹھانے والے، روحانیون، راضوان اورمالک ہیں، علیہم الصلوۃ والسلام۔ (البحر الرائق، کتاب الصلوۃ، آداب الصلوۃ، ج1، ص353، دارالکتاب الاسلامی)

(3) شخص مذکور کا یہ کہنا کہ: اللہ تعالی نے ''**اپنی ہی ذات کے نور سے ایک حصہ نکالا** اور اسے نور محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام دیا'' یہ کلمہ سخت باطل وشنیع وگمراہی قطیع بلکہ سخت ترامر کی طرف لے کر جانے والا ہے، اللہ عزوجل اس سے پاک ہے کہ کوئی چیز اس کی ذات سے جدا ہو کر مخلوق بنے۔ سیدی امام اہل سنت اعلی حضرت علیہ رحمۃ رب العزت سے سوال ہوا: ''بعض مولود شریف میں جو نور محمدی کو نور خدا سے پیدا ہوا لکھا ہے اس میں زید کہتا ہے بشرط صحت یہ تشابہ کے حکم میں ہے اور عمرو کہتا ہے یہ انفکاک ذات سے ہوا ہے۔''

اس کے جواب میں فرمایا: ''**عمرو کا قول سخت باطل وشنیع وگمراہی قطیع بلکہ سخت ترامر کی طرف منجر ہے، اللہ عزوجل اس سے پاک ہے کہ کوئی چیز اس کی ذات سے جدا ہو کر مخلوق بنے**'' (فتاوی رضویہ، ج30، ص660-61، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

(4) اس شخص کا دنیا میں اپنے لیے اللہ تعالی سے ہم کلامی کا دعوی کرنا کفر ہے۔ شفا شریف میں اجماعی کفریات بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''من اعترف بالھیۃ اللہ تعالی ووحدانیتہ ولکنہ ادعی لہ ولدا او صاحبۃ۔۔۔ فذلک کفر باجماع المسلمین۔۔۔ وکذلک من ادعی مجالسۃ اللہ تعالی والعروج الیہ ومکالمتہ'' ترجمہ: جو اللہ تعالی کی الوہیت اور واحدانیت کا تو قائل ہو لیکن اس کے لیے اولاد یا بیوی کا دعوی کرے تو یہ تمام دعوے مسلمانوں کے اجماع سے کفر ہیں، اور اسی طرح جو اللہ تعالی کے ساتھ ہم نشینی، اس سے تک عروج اور اس سے ہم کلام ہونے کا مدعی ہو۔ (الشفا بتعریف حقوق المصطفی، الفصل الرابع، ج02، ص606، دارالفیحاء، عمان)

(5) ایسے غلط اور کفریہ عقائد رکھنے والے کا اپنے متعلق یہ دعوی کرنا کہ اللہ تعالی نے مجھے اپنا حبیب فرمایا ہے، یہ اللہ تعالی پر افتراء ہے اور اس میں قرآن پاک کی تکذیب ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ﴾ ترجمہ کنزالایمان: بے شک وہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔ (سورۃ الروم، پ21، آیت45)

جو لوگ اللہ تعالی پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کے متعلق قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے: ﴿وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتیں جھٹلائے بے شک ظالم فلاح نہ پائیں گے۔ (سورۃ الانعام، پ7، آیت21)

قرآن پاک میں ظالموں کے متعلق ارشاد خداوندی ہے: ﴿وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور ظالم اللہ کو نہیں بھاتے۔ (سورۃ آل عمران، پ3، آیت58)

اور اللہ تعالی پر افتراء کو جمہور علماء مطلقا کفر قرار دیتے ہیں۔ فتاوی رضویہ میں ہے ''مضامین کتاب کو حضرت عزت تبارک مجدہ کی طرف نسبت کرنا کہ جناب الہی جل ذکرہ پر کھلا افتراء۔۔۔ یہاں تک کہ جمہور علماء ایسے شخص کو مطلقا کافر کہتے ہیں'' (فتاوی رضویہ، ج27، ص162)

(6) اس کا یہ کہنا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ: ''جو تمہیں کسی وجہ سے ڈرائے یا دھمکائے اس کے تمام اعمال ضائع ہوئے'' یہ بھی اللہ تعالی پر افتراء ہے۔ اولا: اس نے لکھا ہے ''کسی وجہ سے'' جس میں شرعی وجہ بھی شامل ہے۔ تو اس کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی نے مجھے فرمایا ہے

کہ اگر کوئی شرعی وجہ سے بھی تمہیں ڈرائے یا دھمکائے، اس کے تمام اعمال ضائع ہوئے" یہ صریح بہتان اور افتراء ہے۔ یہ تو اپنے آپ کو شریعت کی قیودات سے آزاد کرنا ہے۔ شریعت میں جرائم پر ڈرانے دھمکانے سے لے کر جسمانی مار مارنے اور قتل کرنے تک کی سزائیں مقرر ہیں مثلا کوئی زنا کرے تو شریعت کا حکم ہے کہ محصن ہو تو رجم کیا جائے اور غیر محصن ہو تو کوڑے مارے جائیں۔ خود قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے:﴿اَلزَّانِیَةُ وَ الزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ۪ وَّ لَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِۚ وَ لْیَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآىٕفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ ترجمہ کنز الایمان: جو عورت بدکار ہو اور جو مرد تو ان میں ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں اگر تم ایمان لاتے ہو اللہ اور پچھلے دن پر اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو۔ (سورۃ النور، پ18، آیت 02)

اس آیت کی تفسیر میں صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں: ''یہ خِطاب حُکام کو ہے کہ جس مرد یا عورت سے زنا سرزد ہو اس کی حد یہ ہے کہ اس کے سو کوڑے لگاؤ، یہ حدِ حُر غیر محصِن کی ہے کیونکہ حُر محصِن کا حکم یہ ہے کہ اس کو رَجم کیا جائے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ ماعِز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بحکمِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رَجم کیا گیا"

اور حد تو فقط امام کے ساتھ خاص ہوتی ہے کہ وہی جاری کر سکے گا جبکہ تعزیر امام کے ساتھ مختص نہیں ہے، جو بھی کسی کو گناہ میں ملوث دیکھے وہ موقع مناسبت سے کر سکتا ہے، ہاتھ سے بھی اور زبان سے بھی۔ صحیح مسلم شریف میں ہے حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: '' سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: «من رأى منكم منكرا فليغيره بيده، فإن لم يستطع فبلسانه، فإن لم يستطع فبقلبه وذلك أضعف الإيمان» " ترجمہ: میں نے رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا: جو تم میں سے کوئی برائی دیکھے تو اسے چاہیے کہ اپنے ہاتھ سے اسے بدل دے، پھر اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اپنے ہاتھ سے اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، ج01، ص69، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

ردالمحتار میں ہے ''الحدمختص بالامام والتعزيريفعله الزوج والمولى وكل من راى احدايباشرالمعصية " ترجمہ: حد مختص ہے امام کے ساتھ اور تعزیر شوہر، آقا اور ہر وہ شخص کر سکتا ہے جو کسی کو معصیت کرتے دیکھے۔ (ردالمحتار مع الدر المختار، ج06، ص96، کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے ''تعزیر کی بعض صورتیں یہ ہیں: قید کرنا، کوڑے مارنا، گوشمالی کرنا، ڈانٹنا، ترش روئی سے اس کی طرف غصہ کی نظر کرنا" (بہار شریعت، ج02، حصہ 09، ص405، مکتبۃ المدینہ)

ثانیا: اگر کسی نے بلا وجہ شرعی بھی اسے ڈرایا یا دھمکایا تو یہ کفر تو نہ ہو گا کہ اس کے سارے اعمال ضائع ہو جائیں کیونکہ قرآن واحادیث سے ثابت ہے کہ گناہ کا ارتکاب کفر وارتداد نہیں ہے، بندہ مسلمان ہی رہتا ہے، اسی پر اہلسنت کا اجماع ہے اور اعمال ضائع ہونے کی وعید ارتداد پر ہوتی ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے:﴿وَ اِنْ طَآىٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَاۚ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ۔ (سورۃ الحجرات، پ26، آیت 09)

یہاں آپس میں لڑائی کرنے کے باوجود انہیں مومن فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ گناہ، کفر نہیں ہے۔ شرح العقائد النسفیہ میں ہے ''الامة بعداتفاقهم على ان مرتكب الكبيرة فاسق اختلفوافي انه مومن وهومذهب اهل السنة الجماعة او كافروهوقول الخوارج " ترجمہ: امت کا اس پر تو اتفاق ہے کہ کبیرہ کا ارتکاب کرنے والا فاسق ہے اس میں ان کا اختلاف ہے کہ وہ مومن ہے اور یہ اہل سنت و

جماعت کا مذہب ہے یا کافر ہے اور یہ خوارج کا قول ہے۔ (شرح العقائد النسفیۃ، ص137-38، مکتبہ رحمانیہ، لاہور)

اور اعمال کی بربادی کفر وارتداد کی وجہ سے ہوتی ہے اس کا ذکر قرآن پاک میں اس طرح ہے ﴿وَمَنۡ یَّرۡتَدِدۡ مِنۡكُمۡ عَنۡ دِیۡنِهٖ فَیَمُتۡ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَةِ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کا کیا اکارت گیا دنیا میں اور آخرت میں۔ (سورۃ البقرۃ، پ02، آیت217)

(7) مختلف مذاہب ومسالک کے لوگوں سے بلاوجہ شرعی میل جول رکھنا ناجائز ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے: ﴿وَلَا تَرۡكَنُوۡۤا اِلَی الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی۔ (سورہ ھود، پ12، آیت113)

اس آیت کے تحت صدرالافاضل حضرت علامہ مولانا مفتی محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں: ''کسی کی طرف جھکنا اس کے ساتھ میل محبت رکھنے کو کہتے ہیں۔ ابوالعالیہ نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ ظالموں کے اعمال سے راضی نہ ہو۔ سدی نے کہا اس کے ساتھ مُداہنت نہ کرو۔ قتادہ نے کہا مشرکین سے نہ ملو۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے نافرمانوں کے ساتھ یعنی کافروں اور بے دینوں اور گمراہوں کے ساتھ میل جول، رسم وراہ، مَوَدّت ومحبت، ان کی ہاں میں ہاں ملانا، ان کی خوشامد میں رہنا ممنوع ہے۔ (خزائن العرفان)

حدیث پاک میں ہے: ''فإیاکم وإیاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم'' ترجمہ: پس تم (گمراہوں) سے دور رہو اور ان کو اپنے سے دور رکھو کہ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ (صحیح مسلم، ج1، ص12، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

(8) شخص مذکور اپنے کفریہ، گمراہانہ عقائد ونظریات اور خلاف شرع معمولات کی بنا پر قطعا بیعت کے قابل نہیں ہے۔ جو خود راہ ہدایت اور طریقہ مرضیہ شرع پر گامزن نہیں بلکہ شیطان کے ہاتھوں میں کھلونا بنا ہوا ہے وہ کیسے دوسروں کو راہ ہدایت اور شریعت کی پسندیدہ راہ پر چلائے گا بلکہ جب وہ خود شیطان کی پیروی کرتے ہوئے اس کی راہ پر چل رہا ہے تو دوسروں کو بھی وہیں لے کر جائے گا۔

بیعت کی شرائط بیان کرتے ہوئے سیدی اعلی حضرت علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں: ''شیخ اتصال (بنائے فوقانی) یعنی جس کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے انسان کا سلسلہ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تک متصل ہو جائے اس کے لئے چار شرطیں ہیں: (۱) شیخ کا سلسلہ باتصال صحیح حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تک پہنچا ہو، بیچ میں منقطع نہ ہو کہ منقطع کے ذریعہ سے اتصال ناممکن۔۔۔۔ (۲) شیخ سنی العقیدہ ہو بدمذہب گمراہ کا سلسلہ شیطان تک پہنچے گا نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تک۔۔۔۔ (۳) عالم ہو اقول علم فقہ اسی کی اپنی ضرورت کے قابل کافی اور لازم کہ عقائد اہلسنت سے پورا واقف کفر واسلام وضلالت وہدایت کے فرق کا خوب عارف ہو ورنہ آج بدمذہب نہیں کل ہو جائے گا۔ (۴) فاسق معلن نہ ہو، اقول اس شرط پر حصول اتصال کا توقف نہیں کہ مجرد فسق باعث فسخ نہیں مگر پیر کی تعظیم لازم ہے اور فاسق کی توہین واجب ہے۔ دونوں کا اجتماع باطل۔ (فتاوی رضویہ، جلد21، صفحہ 505 تا507، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

اللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد عرفان مدنی

11 شعبان المعظم1438ھ/08مئی2017ء

الجواب صحیح

محمد ہاشم خان العطاری المدنی

المفتی

دارالافتاء اہلسنت